

از عدالتِ عظمیٰ

خصوصی حصول اراضی آفسر، کھیڈا ودیگر وغیرہ۔

بنام

واسود پوچندر شکر ودیگر وغیرہ۔

تاریخ فیصلہ: 8 اپریل 1997

[کے راماسوامی اور ڈی پی وادھوا، جسٹس صاحبان]

حصول اراضی کا قانون، 1894:

ریفرنس کورٹ کا معاوضہ ایوارڈ اسی شرح پر جو اسی گاؤں میں کسی دوسرے نمبر میں دیا گیا ہے۔
قرار پایا کہ: ریکارڈ پر لائے گئے کسی مخصوص مواد کی عدم موجودگی میں، اس نتیجے پر پہنچنے کا کوئی
خطرہ نہیں ہے کہ زمینوں کی کوئی تقابلی قیمت نہیں تھی۔ کسی مداخلت کی ضرورت نہیں تھی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبروں 77-2852 سال 1997

سال 1995 کے ایف اے نمبر 1150-1125 میں گجرات عدالت عالیہ کے تاریخ 4.7.95
کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے بی وی دیسائی، محترمہ ایچ وہی اور محترمہ نندنی مکھرجی۔

جواب دہندگان کے لیے یشانک ادھیارو، آشیش وڈ، ابراہم اور محترمہ جے ایس وڈ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

تاخیر معاف کر دی گئی۔

اجازت دی گئی۔

حصول اراضی کے قانون کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن 14 اگست 1986 کو شائع کیا گیا تھا جس میں احمد آباد- بڑودہ ایکسپریس ہائی وے کی تعمیر کے لیے 12 ہیکٹر، 8895 مربع میٹر زمین حاصل کی گئی تھی۔ یہ اراضی ضلع کھیڑاکے گاؤں مریدا، تال ناڈیاڈ میں واقع ہے۔ حصول اراضی کے افسر نے اپنے ایوارڈ کی تاریخ 1.4.1987 میں 250 روپے فی آر کی شرح سے معاوضہ دیا۔ اس سے ناخوش جواب دہندگان نے اضافہ کرنے کی درخواست کی اور دفعہ 18 کے تحت حوالہ دیا گیا۔ اسکالر اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ جج نے اپنے 26 اگست 1992 کے فیصلے اور ڈگری ذریعے معاوضہ کو بڑھا کر 2500 روپے فی آر کر دیا جس کی تصدیق عدالت عالیہ نے 4 جولائی 1995 کے متنازعہ فیصلے میں فرسٹ اپیل نمبروں 1150-1125 سال 1995 میں کی تھی۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں۔

ہم نے دونوں طرف کے وکلاء کو سنا ہے۔ دیگر تمام دستاویزات میں جانا ضروری نہیں ہے۔ یہ اس لیے کافی ہے کہ اسی گاؤں سے متعلق سابق 43 کے تحت ریفرنس کورٹ کے ایک اور فیصلے میں، زمین 3 مئی 1979 کے نوٹیفکیشن کے ذریعے حاصل کی گئی تھی۔ ریفرنس کورٹ نے 2,100 روپے فی آر کی شرح سے معاوضے کا حکم دیا۔ اپیل گزاروں نے ایوارڈ کے خلاف اپیل نہیں کی۔ اس

طرح ایوارڈ حتمی ہو گیا۔ زیر بحث اراضی بھی ایک ہی گاؤں میں واقع ہے لیکن مختلف سروے نمبروں پر۔ کچھ دعویٰ ارپہلے کے حصول میں بھی دعویٰ ارہیں، جیسا کہ اس عدالت میں دائر خلاصہ کے ساتھ منسلک نوٹ میں کہا گیا ہے۔ لہذا، 8 سال کے وقفے کی وجہ سے، ریفرنس کورٹ نے 2500 روپے فی آر کی شرح سے معاوضہ دیا۔

اس لیے سوال یہ ہے: آیا ریفرنس کورٹ کی طرف سے معاوضے تخمینہ کاری مداخلت کی ضمانت دینے والے قانون کے اصول کی کسی غلطی سے خراب ہوتی ہے۔ اب یہ طے شدہ قانونی حیثیت ہے کہ اسی طرح کی زمین کے اسی گاؤں سے متعلق ریفرنس کورٹ کا فیصلہ جس کے پاس یکساں معیار کی زمین اور ممکنہ ملکیت ہے، معاوضے کے تعین کے لیے ایک تقابلی بنیاد پیش کرتا ہے۔ ریفرنس کورٹ نے پیراگراف 18 اور 19 میں زیر حصول زمینوں کی مماثلتوں کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ ان کا احاطہ exhibit 43 میں کیا گیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ زیر حصول اراضی گاؤں کے مضافات میں واقع ہے۔ کسی بھی ٹھوس مواد کی عدم موجودگی میں، جہاں تک واقع زمینوں کے معیار، زمین، سابقہ 43 کا موضوع اور حصول کے تحت اراضی کے درمیان فرق کی مخصوص خصوصیات کے حوالے سے، یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ آیا حوالہ عدالت نے معاوضے کے تعین میں قانون کا کوئی غلط اصول لاگو کیا ہے۔ پیراگراف 18 اور 19 میں ریفرنس کورٹ کی طرف سے درج کردہ نتائج کی روشنی میں، ہم سوچتے ہیں کہ، ریکارڈ پر لائے گئے کسی واضح مواد کی عدم موجودگی میں، یہاں تک کہ گواہوں سے جرح میں بھی، ہم یہ نتیجہ اخذ کرنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتے کہ انہوں نے کوئی موازنہ قیمت پیش نہیں کی، خاص طور پر، جب کہ پہلے کا ایوارڈ پہلے ہی حتمی شکل اختیار کر چکا ہے۔ ان حالات میں، ہم سوچتے ہیں کہ مداخلت کی ضمانت دینے والے کوئی حالات نہیں ہیں۔

اس کے مطابق اپیلیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔ کوئی لاگت نہیں۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔